نمبر ۳۳ | مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیالکوٹ تشریف لیجانے پر مقامی امیر اور امام الصلوٰۃ مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا

۱۲ ستمبر لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام مسجد لنڈن کے چندہ کے لئے خواتین کا جلسہ ہوا جس میں خواتین نے مزید چندہ جمع کیا۔

نہایت ہی خوشی کی بات ہے اس سال ایف اے کے امتحان میں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین صاحبزادے یعنی مرزا مظفر احمد ابن حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ مرزا ظفر احمد ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ مرزا سعید احمد ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب پاس ہوئے۔ ان کے علاوہ محمد یوسف ابن حکیم قطب الدین صاحب۔ عطاء اللہ ابن خدا داد خان صاحب مرحوم۔ عبد الرحمٰن ابن چوہدری غلام محمد صاحب۔ عبد الرحیم ابن قاضی اکمل صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کا بھی پاس ہوئے نیز سعیدہ بیگم صاحبہ بنت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بھی ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سیالکوٹ

متعدد سٹیشنوں پر ہزارہا لوگوں کا اجتماع

سیالکوٹ کے سٹیشن پر عظیم الشان استقبال

سیالکوٹ ۱۲ ستمبر پبلسٹی سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ایک پرائیویٹ میٹنگ میں بحیثیت صدر شامل ہونے کے لئے سیالکوٹ تشریف لے جاتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریزیڈنٹ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ہزارہا لوگوں نے پُرجوش استقبال کیا جن میں ہندو سکھ اور مسلمان وغیرہ سب مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ ڈیرہ بابا نانک۔ نارووال۔ چونڈہ اور دوسرے بڑے بڑے سٹیشنوں پر بہت بڑی تعداد میں معززین اور مختلف اقوام کے لیڈر موجود تھے۔ سیالکوٹ کے سٹیشن پر ایک بہت بڑے مجمع نے جو آپ کی تشریف آوری کا منتظر تھا۔ لوکل کمیٹی کے زیر انتظام جھنڈوں اور اللہ اکبر کے نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ والنٹیرز کی متعدد پارٹیاں اپنی خاص وردی میں سٹیشن کے اندر اور باہر عظیم الشان ہجوم کا انتظام کر رہی تھیں۔ جناب بمشکل استقبالیہ کمیٹی کے چند ممبروں اور چند باہر سے تشریف لائے ہوئے نمائندوں اور شہر کے معززین کے ساتھ مصافحہ کر سکے۔ اور پھر اللہ اکبر کے بلند نعروں کے درمیان موٹر پر سوار ہو کر جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

اخبار احمدیہ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا اعلان

چونکہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس مورخہ ۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء بروز اتوار قرار پایا ہے۔ لہٰذا تمام امراء و پریزیڈنٹ صاحبان انجمنہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر کوئی تجویز اجلاس میں پیش کرنا چاہیں۔ تو اس کی بیس عدد نقول ذیل کے پتہ پر ۲۴ ماہ حال تک بھیجدیں۔ تاکہ بصورت ایجنڈا ان کو صوبہ ہذا کی تمام انجمنوں کے پاس برائے غور بھیجا جاسکے۔

امر دوم جس کے متعلق میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ چندہ ماہوار کے ہمراہ جس قدر چندہ خاص کی وصولی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وضع فرما کر پراونشل انجمن کے خزانہ میں جمع فرمائیں۔ اس بارہ میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری انجمن ہذا حاصل کر چکی ہے۔ چاہئے کہ ہر قسم کے چندوں [illegible] پراونشل انجمن کو بھیجا جائے۔

خاکسار مرزا شربت علی جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد بیرون دروازہ کابلی پشاور

ایک احمدی دوست کی مالی قربانی

بندہ نے الفضل مورخہ ۲۹ راگست میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اعلان بعنوان "مومنوں کے لئے قربانی کا وقت" پڑھا۔ میں چالیس روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ اور ایک بڑے کنبے کا متکفل۔ مگر میں اپنے سب سے بڑے کنبے یعنی جماعت احمدیہ کا تعلق بہت مضبوط بلکہ مضبوط تر محسوس کرتا ہوں۔ میں نے حضرت اقدس کے اعلان کے مطابق پہلی قسط جو کہ چودہ روپے بنتی ہے۔ فوراً سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ چھاؤنی جالندھر کو ادا کر دی ہے۔ علاوہ ازیں اپنے اخراجات خانگی میں جس قدر مجھے گنجائش نظر آئی۔ ان میں کمی کرتے ہوئے بعض کم ضروری اخراجات بند کر دیئے ہیں۔ مجھے اس چھوٹی سی قربانی میں عجیب لطف آیا ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ میری اس چھوٹی سی قربانی کو قبول فرماتا ہوا مجھے بڑی قربانیوں کی توفیق عنایت کرے۔

خاکسار خواجہ نظام الدین۔ ہیڈ بکر
چھاؤنی جالندھر

صنعتی نمائش کے متعلق ضروری اعلان

میں اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر صنعتی نمائش کو ہر طرح بارونق بنانے کی کوشش کریں۔ بہنیں اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ وہ تمام اشیاء شروع دسمبر تک قادیان پہونچادیں۔ ورنہ بعد میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ (منتظمہ صنعتی نمائش قادیان)

انجمن احمدیہ خدام الاسلام کے ٹکٹ

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ایجنٹوں کا سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ میری غیر حاضری تک کرمی مہاشہ فضل حسین صاحب اس انجمن کے سکرٹری ہونگے۔ اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی واخویم مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری ان کے مددگار۔ اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے۔ خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ از بغداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیالکوٹ میں مصروفیتیں

الفضل کے خاص نامہ نگار کا تار

سیالکوٹ ۱۳ ستمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آغا حیدر صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ کل بعد دوپہر حضور تین گھنٹے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جلسہ میں مصروف رہے۔ بعد نماز مغرب حضور نے احمدیہ مسجد میں ہزاروں کے مجمع میں تقریر فرمائی۔ پھر میر عبدالسلام صاحب بی اے امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ہاں کھانا تناول فرمانے کے بعد معززین اور شرفاء کے سامنے مختصر تقریر کی۔ آج اس وقت تک کہ دو بج چکے ہیں۔ حضور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جلسہ کی کارروائی میں مصروف ہیں۔

ضروری اعلان

انجمن احمدیہ میانوالی۔ خانانوالی ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے سکرٹری تعلیم و تربیت مستری محمد عبداللہ صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بہنوئی حامد حسین خان صاحب ناظر کلکٹری میرٹھ کی لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد یحییٰ لائبریرین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

۲- میں آج کل بعض تفکرات میں مبتلا رہتا ہوں۔ کمیٹی [illegible] ممبران میرے عہدہ کو اور مجھے تخفیف میں لانا چاہتے ہیں۔ برادران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ درد دل سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے مجھے موجودہ عہدہ پر بلا کسی نقصان کے قائم و بحال رکھے۔ نیاز مند طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی ضلع مراد آباد

۳- بابو سردار محمد صاحب ولد منشی تاج دین صاحب مرحوم لاہور بوجہ نمونیا سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ خاکسار غلام مرتضیٰ خان باغبانپورہ ضلع لاہور

۴- میری ترقی چند سال سے برہما زبان کا امتحان نہ پاس کرنے کی وجہ سے بند ہے امتحان مذکور کی تیاری کر رہا ہوں۔ جو کہ ماہ نومبر میں ہوگا۔ دعا کریں۔ اللہ کریم مجھے برہما زبان کے امتحان میں کامیابی عطا کرے عاجز۔ ایس۔ ایم عبداللہ اوورسیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی تھوگو۔ برہما۔

۵- میرے عزیز صفدر علی خان صاحب کے امتحان کا نتیجہ جلد نکلنے والا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین۔ احمدی۔ دفتر پولیس۔ کیمل پور

۶- خاکسار کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ مریضہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ مرزا محمد حسین احمدی۔ فتح پور ضلع گجرات۔

ولادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ۵ راگست ۱۹۳۱ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو دین کا خادم اور دنیا میں صاحب اقبال بنائے۔ حضرت اقدس نے مولود کا نام عبدالرشید تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار عبدالرحیم احمدی ہیڈ ڈرافٹسمین لاہور

دعائے مغفرت

۱- خاکسار کی اہلیہ ثانی حاکم بی بی عمر ۵۰ سال فالج میں مبتلا ہو کر ۲۷ راگست فوت ہوگئیں۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین پنشنر سب انسپکٹر قادیان۔

۲- صوفی سلطان میر صاحب احمدی ساکن راچھیگام مورخہ ۲۸ راگست تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم ایک مخلص اور باغیرت معزز صحابی تھے۔ احمدی احباب سے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ حاجی عبدالغفار پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بنڈہ پورہ کشمیر۔

۳- برادرم احمد حسین صاحب جو میرے بڑے بھائی اور مخلص احمدی تھے۔ بعارضہ بخار مورخہ یکم ستمبر فوت ہوگئے۔ چونکہ سوائے آپ کے بڑے لڑکے کے اور کوئی ان کے پاس نہ تھا۔ لہٰذا احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور خاص طور پر دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد اقبال حسین احمدی انور محل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۳ — قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء — جلد ۱۹

حال کی مردم شماری کی رو سے پنجاب کی آبادی

مسلمانوں کے اضافہ پر ہندوؤں کا بلاوجہ واویلا

مردم شماری کے متعلق ہندوؤں کی ناروا کوششیں

اگرچہ ہندوؤں نے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے متعلق اس بات کی انتہائی کوشش کی۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ اپنی تعداد بہت بڑھا چڑھا کر پیش کر سکیں۔ اور خاص کر پنجاب میں ہندوؤں نے مسلمانوں کی تعداد کم کرنے اور اپنی تعداد زیادہ دکھانے کے لئے جائز و ناجائز طریق عمل کو قطعی نظر انداز کر کے ہر وہ بات کی۔ جو کر سکتے تھے۔ ایک طرف مہینوں ہندو اخبارات اور بڑے بڑے ہندو لیڈر اس کام کو حسب منشاء سرانجام دینے کے لئے ہندوؤں کو عجیب عجیب سبق پڑھاتے رہے۔ اور دوسری طرف مردم شماری کے سرکاری افسروں کو مرعوب کرنے کے لئے بے جا شور مچاتے رہے۔ ہندوؤں نے ہر جگہ ایسی کمیٹیاں بنا دیں۔ جو مردم شماری کے اندراجات میں دخل دینے میں مصروف رہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر مردم شماری کے فارم چھپوا کر اور جس طرح جی چاہا۔ ان کی خانہ پری کر کے کوشش کی۔ کہ سرکاری شمار کنندوں کو انہی کی نقل کرا دیں۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو ہندوؤں سے بالکل علیحدہ قرار دیتے ہیں۔ طمع و لالچ سے۔ دھوکہ اور فریب سے۔ سختی اور تشدد سے اپنی تعداد میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ متعدد ایسے مقامات کے متعلق جہاں مردم شماری کا اندراج کرنے والے ہندو تھے۔ اس قسم کی شکایات ہمارے پاس پہنچیں کہ انہوں نے باوجود لوگوں کے انکار اور اس پر اصرار کے خواہ مخواہ انہیں ہندو لکھ لیا۔ لیکن باوجود ان تمام کارروائیوں کے اب جبکہ مردم شماری کے اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو صاحبان آج سے دس سال پہلے کی مردم شماری کے وقت کی اپنی تعداد پوری نہیں کر سکے۔ اور اس میں کمی واقعہ ہو گئی ہے۔

۱۹۲۱ء و ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے اعداد

۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے رو سے صوبہ پنجاب کی کل آبادی قریباً اڑھائی کروڑ قرار پائی تھی۔ حال کی مردم شماری کے لحاظ سے یہ آبادی بڑھ کر ۲۔ کروڑ ۸۴۔ لاکھ ۹۰ ہزار ۸۔ سو ۵۷ ہو گئی ہے گویا دس سال کے عرصہ میں ۳۴ لاکھ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ میں سوائے ہندوؤں کے تمام اقوام کا حصہ ہے۔ ہندو بجائے بڑھنے کے دو لاکھ کے قریب کم ہو گئے۔ اور مسلمان جو ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں ایک کروڑ ۲۹۔ لاکھ کے قریب تھے۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ایک کروڑ ۴۹۔ لاکھ ۲۹۔ ہزار ۸۔ سو ۹۶۔ ہو گئی۔ گویا ان کی تعداد میں ۲۰۔ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ گویا اس وقت پنجاب میں ۸۶۔ لاکھ ہندوؤں کے مقابلہ میں ڈیڑھ کروڑ مسلمان بستے ہیں۔

دلچسپ حساب

مسلمانوں کے اس اضافہ اور ہندوؤں کی اتنی کمی کے متعلق ایک ہندو اخبار نے دلچسپ حساب لگایا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"ہندوؤں کی دو لاکھ کی کمی کو اگر دس سال پر پھیلایا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ صوبہ پنجاب میں ہر روز قریباً ساٹھ ہندو کم ہوتے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ۲۰۔ لاکھ اضافہ کو اگر دس سال پر تقسیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ مسلمان اس صوبہ میں چھ سو نفوس روزانہ کی اوسط سے بڑھتے رہے ہیں۔ پنجاب میں دو قومیں ہندو اور مسلمان دوش بدوش آباد ہیں۔ ایک انچ بائی انچ مر رہی ہے۔ اور دوسری بڑھ رہی ہے۔ مسلمان اپنی اس ترقی اور اضافہ پر جس قدر فخر کریں۔ کم ہے"۔

ہندو ۱۹۲۱ء سے کم نہیں ہوئے

خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے باوجود ہندوؤں کی تمام کوششوں اور سرگرمیوں کے جو ان کی طرف سے مسلمانوں کو گھٹانے اور مٹانے کے لئے جاری ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے متعلق بے حد سستی اور کوتاہی سے کام لیا۔ انہیں ترقی دی۔ اور دوسری تمام اقوام کے مقابلہ میں نمایاں ترقی دی۔ لیکن اس پر فخر کرنے کا مسلمانوں کے لئے کوئی موقعہ نہیں۔ اور نہ ہی ہندوؤں کو اپنی کمی پر واویلا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ در اصل ہندوؤں کی تعداد کم نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک رنگ میں کچھ نہ کچھ اس میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ پہلے ہندوؤں نے ناجائز طور پر جن اقوام کو اپنی تعداد میں تو شامل کر رکھا تھا۔ مگر ان کے ساتھ بد ترین حیوانات سے بھی برا سلوک کرتے تھے۔ انہیں اب کے علیحدہ دکھایا گیا ہے یعنی آدھرمی لوگوں کی تعداد علیحدہ شمار کی گئی ہے۔ گو جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ ہندوؤں نے اب کے بھی ان لوگوں کے ایک کافی حصہ کو اپنے تصرف بے جا سے نہیں نکلنے دیا۔ اور انہیں طرح طرح سے مجبور کر کے ہندو ہی لکھایا ہے۔ لیکن پھر بھی محکمہ مردم شماری کے حساب سے ان کی تعداد ۴۱۸۷۸۹۔ قرار پائی [illegible] ہے۔ تو ان کی ۱۹۲۱ء کی تعداد میں سے چار لاکھ نفوس کے کم ہونے سے بھی کوئی کمی واقعہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن بجائے چار لاکھ کے ان میں صرف دو لاکھ کی کمی ہوئی۔ پس یہ کمی نہیں۔ بلکہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مقابلہ میں ۲۔ لاکھ کی زیادتی ہے۔

مسلمانوں کو غافل کرنے کی کوشش

ہندو اس پہلو کو پردہ میں رکھ کر اپنے کم ہونے کا خواہ مخواہ ماتم کر رہے ہیں۔ جس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو جو پہلے ہی اپنی ترقی اور حفاظت کے متعلق حد سے زیادہ غافل اور لاپرواہ ہیں۔ اور زیادہ غفلت میں مبتلاء کر دیں۔

پسماندہ اقوام اور مسلمان

یہ صحیح ہے۔ کہ مسلمانانِ پنجاب کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ تھوڑی تعداد کی دوسری اقوام نے جس نسبت سے ترقی کی ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ حالانکہ اچھوت اقوام کے لاکھوں انسان ہندوؤں اور سکھوں کے جور و ستم سے تنگ آئے ہوئے مسلمانوں کی طرف ہاتھ پھیلا پھیلا کر مدد کی درخواستیں کر رہے ہیں۔ اور مسلمان اگر ذرا بھی توجہ کریں تو ان کے لئے ان اقوام کے لوگوں کی امداد کرنا۔ اور انہیں اپنے بھائی بنا کر انسانیت کے اسی درجہ تک پہنچانا جس پر وہ خود ہیں کچھ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اسلام نے مخلوقِ خدا کو انسانیت کے درجہ یا مساوات عطا کرنے کے جو سامان کئے ہیں۔ وہ اور کسی کو حاصل نہیں۔

پہلا مرحلہ ایک حد تک طے ہوگیا

ہم ایک عرصہ سے مسلمان زمینداروں اور دوسرے صاحب حیثیت مسلمانوں سے عرض کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے دیہات میں ادنےٰ اقوام کے لوگوں کی دستگیری کریں۔ انہیں ذلت و ادبار کے گڑھے سے نکالیں۔ اور ان پر ثابت کردیں۔ کہ اسلام قبول کرکے وہ ایسے ہی معزز بن سکتے ہیں جیسے کوئی بڑے سے بڑا مسلمان ہے۔ اور مسلمانوں کو ان سے ہر قسم کے تعلقات قائم کرنے سے کوئی دریغ نہیں ہوسکتا۔ اسی سلسلہ میں ہم نے یہ بھی تحریک کی تھی۔ کہ یہ بات ایسے لوگوں کے ذہن نشین کردیں۔ کہ انہیں ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہندو محض مطلب براری کے لئے انہیں اپنی تعداد میں شامل کئے ہوئے ہیں۔ سلوک کے لحاظ سے وہ ان کے بدترین دشمن ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ اس درجہ ذلت اور ادبار میں مبتلا رہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ یہ مرحلہ ایک حد تک طے ہوگیا ہے۔ یعنی حال کی مردم شماری میں ایک معقول تعداد نے اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ قرار دے دیا ہے۔ اور آریہ اخبارات تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے ؛

اگلا قدم اٹھایا جائے

اب موقع ہے۔ کہ اس سے اگلا قدم اٹھایا جائے [illegible] لوگ جو صدیوں سے ہندوؤں کے مظالم برداشت کرتے چلے آرہے تھے۔ اور آخر کار ان کی ستمرانیوں کی تاب نہ لاکر ان سے علیحدہ ہوچکے ہیں۔ ان پر یہ ثابت کردیا جائے۔ کہ ہندوؤں سے الگ ہوکر وہ کسی گھاٹے میں نہیں رہ سکتے بلکہ انہوں نے اپنی ترقی کے لئے نہایت دور اندیشانہ اور عقلمندانہ قدم اٹھایا ہے۔ یہ اسی صورت میں ثابت ہوسکتا ہے۔ کہ ان اقوام کے لوگ جن دیہاتوں۔ قصبوں اور شہروں میں رہتے ہیں۔ وہاں کے مسلمان انہیں مذہبی اور دنیوی ترقی کرنے میں ہر ممکن امداد دیں۔ اور ہر طرح ان کی حوصلہ افزائی کریں ؛

شوہر کے ترکہ میں ہندو بیوہ کا حصہ

ہندوؤں نے موجودہ حکومت کے ذریعہ جسے گاندھی جی بارہا شیطانی حکومت کا خطاب دے چکے ہیں۔ اپنے مذہبی احکام اور قوانین میں ترمیم و تنسیخ کرنے کی جو کوشش شروع کر رکھی ہے اس کی تازہ مثال وہ مسودۂ قانون ہے۔ جو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں رائے صاحب ہربلاس شاردا اس مطلب کے لئے پیش کرنے والے ہیں۔ کہ ہندو بیوہ عورتوں کو بھی اپنے شوہروں کے ترکہ میں سے حصہ پانے کا حق حاصل ہونا چاہیئے ؛

اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ ہندو دھرم کے رُو سے کسی بیوہ کو اپنے شوہر کے ترکہ میں سے کچھ حاصل کرنے کا حق نہیں ہے۔ کس قدر ظلم ہے۔ کہ ایک طرف تو ہندو دھرم نے بیوہ عورتوں کو دوبارہ شادی کرنے سے روک دیا ہے۔ اور دوسری طرف پہلے خاوند کے متروکہ سے کلیتہً محروم کر رکھا ہے۔ چونکہ یہ ظلم اب ہندو عورتیں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے قانون کے ذریعہ انہیں خاوند کے ترکہ میں سے حصہ دلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ممکن ہے۔ قانون ہندو بیوہ عورتوں کا یہ حق قائم کردے۔ لیکن کیا ہندو دھرم کو عالمگیر دھرم بتانے والے اور اس کے احکام کی فضیلت کا دعوےٰ کرنے والے ہندو گوارا کرلیں گے کہ اس کے ریزہ ریزہ دامن پر قانون کے ذریعہ پیوند لگاتے جائیں ؛

مسلمانوں کو اتحاد کی ضرورت

وہ لوگ جو اختلاف عقائد کی آڑ لے کر مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی اتحاد میں رخنہ اندازی کی نہایت ہی معیوب کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں "پرتاپ" (۱۰ ستمبر) کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ کرنے چاہئیں۔ جو اس نے مسلمانوں کے لئے ہندوؤں کو تیار کرنے کی تحریک کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ اور جو یہ ہیں:-

"[illegible] ایک طاقت۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو سنگھٹن (متحد) ہو جاؤ۔ ورنہ دنیا کی جدوجہد میں کچلے جاؤ گے۔ تمہاری آواز کی قدر بھی اس وقت ہوگی۔ جب تمہارا سنگھٹن ہوگا"!

اگر تعداد۔ دولت۔ رسوخ غرضیکہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑھے ہونے کے باوجود ہندوؤں کو ضرورت ہے کہ سارے کے سارے متحد ہوجائیں۔ تو کس قدر خود فراموش۔ اور عاقبت نااندیش ہیں وہ مسلمان۔ جو مسلمانوں کو پراگندہ اور منتشر کرنے کے لئے دن رات فتنہ پردازیوں میں لگے رہتے ہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں کوئی مذہبی اختلاف نہیں۔ اگر ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ اور مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑے بڑے اختلافات ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ متحد ہیں۔ تو مسلمانوں کو ان سے بہت زیادہ اتحاد کی اور بہت زیادہ طاقت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہر مسلمان کہلانے والے کو مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہتا ہے۔ اسے خطرناک دشمن سمجھنا چاہیئے ؛

سکھوں اور مسلمانوں کا اتحاد

معلوم نہیں۔ امرت سر کی اس تازہ خبر میں کہاں تک صداقت ہے کہ سردار جگیندر سنگھ صاحب وزیر زراعت حکومت پنجاب نے مسٹر جناح کو ایک چٹھی تحریر کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان اور سکھ ہندوستان کی قلیل اقوام ہیں۔ انہیں آپس میں متحد ہو جانا چاہیئے۔ مسٹر جناح نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ تجویز نہایت معقول ہے۔ اس پر ضرور عمل ہونا چاہیئے۔ آپ تحریر فرمائیں۔ کہ کن شرائط پر سکھ مسلمانوں سے اتحاد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جواب آنے پر جلدی عملی کارروائی کی جائے گی ؛

اگر یہ خبر کسی خاص مقصد کے لئے نہیں گھڑی گئی۔ بلکہ صداقت پر مبنی ہے۔ تو نہایت خوشکن ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے۔ کہ نہایت باموقعہ یہ سوال اٹھایا گیا ہے۔ ہندو اکثریت کے مقابلہ میں قلیل التعداد اقوام متحد ہو کر جس آسانی سے حقوق حاصل کرسکتی ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر سکھوں میں ابھی تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ تو ہماری خواہش ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس بارے میں غور کریں۔ اور ڈسکہ کی معمولی سی مثال سے اندازہ لگالیں۔ کہ جو ہندو محض اس لئے ان کے ایک مقدس مقام پر قبضہ جمائے رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ انہیں جب ملک میں خاص تصرف حاصل ہوگیا۔ اس وقت وہ قلیل اقوام کے حقوق کے متعلق کیا رویہ اختیار کریں گے ؛

واقعاتِ سرینگر کو فرقہ وارانہ قرار دینے کا نتیجہ

نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانان کشمیر کے خلاف تمام ہندوؤں کو مشتعل کرنے کے لئے۔ اور ان کے جائز مطالبات پر شور وشر کا پردہ ڈالنے کے لئے نہ صرف ہندوؤں نے واقعاتِ کشمیر کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی۔ بلکہ خود حکومتِ کشمیر بھی اس ناروا فعل کی مرتکب ہوئی۔ چنانچہ ریاست کے تحقیقاتی کمیشن میں بھی ایک ہندو ڈاکٹر دیو کول نے شہادت دیتے ہوئے کہا:-

"سری نگر کا فساد فرقہ وارانہ نہیں تھا۔ جیسا کہ کشمیری حکومت کہتی ہے۔ بلکہ سیاسی فساد تھا"! (پرتاپ ۳۱ اگست)

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ سری نگر کے ہندوؤں نے بیرونی ہندوؤں کی تحریک پر مسلمانوں کے خلاف سخت فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ اور اس وجہ سے حکومت کو دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنی پڑی ہے۔ اگر ریاستی حکومت پہلے ہی یہ غلط قدم نہ اٹھاتی اور اسے فرقہ وارانہ رنگت نہ دیتی۔ تو آج یہ حالت نہ ہوتی اب بھی وقت ہے۔ کہ ہندوؤں کی فتنہ انگیزیوں کو جرأت کے ساتھ دبایا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی جلد سے جلد مسلمانوں کے مطالبات پورے کئے جائیں۔ ہندو فتنہ پردازی کی غرض یہ ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کے حقوق کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اب حکومت کو اس غلطی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے ؛

صداقتِ احمدیت

شناختِ مامورین کے لئے پانچ قرآنی معیار

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء چونکہ ایک ہی منہاج اور طریق پر مبعوث ہوتے ہیں۔ اس لئے جس رنگ میں ایک نبی کی صداقت پر ایمان لایا جا سکتا ہے۔ وہی رنگ دوسرے صادق مدعیٔ رسالت میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک معیار کی رُو سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت تو ثابت ہو جائے۔ مگر حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت ثابت نہ ہو سکے۔ قرآن مجید نے قُل ماکنتُ بدعاً من الرسل میں یہی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اور عقل بھی اسی بات کو صحیح قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اگر ہر نبی کی صداقت پہچاننے کے لئے جدا گانہ معیار ہوتے۔ تو انسانوں کے لئے ہدایت حاصل کرنا ناممکن ہو جاتا

قرآنی معیار

اللہ تعالیٰ نے مامورین کی شناخت کے لئے قرآن کریم میں بکثرت معیار بیان فرمائے ہیں۔ لیکن اس وقت ایک چھوٹی سی سورۃ میں سے بیان کردہ چند معیار پیش کئے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

والنجم اذا ھویٰ ما ضلّ صاحبکم وما غویٰ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسلین کی صداقت پر جو معیار بیان فرمائے ہیں ان میں سے پہلا یہ ہے۔ والنجم اذا ھویٰ۔ فرمایا۔ ہم مادی دنیا کے ستاروں کو بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ ما ضلّ صاحبکم وما غویٰ تمہارا یہ صاحب (رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ تو ضلالت میں گرفتار ہے۔ اور نہ ہی راہِ راست سے برگشتہ ؎

انبیاء کی نجوم سے مشابہت

اللہ تعالیٰ نجوم کو اپنے مامورین کے لئے بطور گواہ قرار دیکر فرماتا ہے۔ صادق مامور کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اسی طرح راہ نمائی کا کام دے جیسے نجوم دیتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ اطراف کا پتہ لگا کر منزل مقصود تک انسان پہنچتے ہیں۔ پھر جس طرح نجم میں ذاتی روشنی ہوتی ہے۔ اسی طرح مامور میں بھی ذاتی روشنی ہونی چاہیئے۔ یعنی اسے یقین اور اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ وہ خالص اور مصفّٰی خدا کا کلام ہے۔ پس جو مامور اس معیار پر پورا اترے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا صادق اور سچا مامور و مرسل ہوگا۔

مامور کی پاکیزہ زندگی

دوسرا معیار اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا۔ ما ضلّ صاحبکم وما غویٰ۔ یعنی اس مامور کی زندگی ایسی پاکیزہ اور مطہر ہو۔ کہ اس پر کسی قسم کا دھبہ نہ ہو۔ چونکہ دعویٰ ماموریت کے بعد مخالفین کے اعتراضات غیر جانبدارانہ حیثیت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان میں ذاتی بغض اور رنجش وعناد کا دخل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ زمانہ جس میں لوگوں کی گواہی وزن دار سمجھی جا سکتی ہے۔ وہ دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی ہوتی ہے۔ پس وما ضلّ صاحبکم وما غویٰ میں اللہ نے یہ فرمایا۔ کہ مامور کی ابتدائی زندگی ایسی مطہر اور پاکیزہ ہوتی ہے کہ کوئی دشمن خواہ وہ کس قدر اشد ہو۔ ذرہ بھر بھی اس میں عیب چینی نہیں کر سکتا ؎

تعلیم الٰہی پیش کرنا

تیسرا معیار اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ۔ مامور جو تعلیم پیش کرے۔ اور اصلاح خلق کے جو طریق بیان کرے۔ وہ اس کے اپنے تجویز کردہ نہ ہوں۔ بلکہ خدا کے بیان فرمودہ ہوں۔ اور وہ دنیا کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا مدعی ہو۔

معجزانہ کلام

چوتھا معیار اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ علّمہٗ شدید القویٰ ذو مرّۃٍ فاستویٰ وھو بالافق الاعلیٰ یعنے مامورین و مرسلین کا معلّم روحانی صرف خدا ہوتا ہے۔ جو بلاواسطہ اور بعض دفعہ بالواسطہ انہیں آسمانی علوم سکھاتا ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہوتا ہے۔ کہ مامور ایسا کلام پیش کرے جس کی نظیر لانے سے دنیا عاجز ہو۔ اور وہ علم کے ایسے اعلیٰ اور بلند افق پر کھڑا ہو۔ کہ اور کسی کی وہاں تک رسائی نہ ہو۔

تعلق باللہ

پانچواں معیار یہ بیان فرمایا۔ ثم دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ مامور کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تعلق باللہ میں اس قدر بڑھا ہوا ہو۔ کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔ بلکہ جس طرح دو کمانوں کے ملانے سے ان کی قابیں مل کر ایک ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خدا اور مامور کے درمیان یگانگت اس قدر ترقی کر جائے۔ کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ خدا اس سے بالمشافہ گفتگو کرے دوئی کا پردہ ہٹ جائے۔

صداقتِ رسول کریمؐ

یہ وہ معیار ہیں۔ جن کے رو سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و راستبازی ثابت ہے۔ مثلاً پہلا معیار یہ ہے۔ کہ مامور نجوم کی طرح راہنمائی کرنے والا ہو۔ اگر ایک طرف وہ خود معرفت تامہ کے مقام پر ہو۔ تو دوسری طرف اس کی راہنمائی قبول کرنیوالے بھی مقام معرفت حاصل کر لیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ ادعوا الی اللّٰہ علےٰ بصیرۃٍ انا ومن اتبعنی میں ایسی یقینی ہدایت کی طرف بلا رہا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو مجھ سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ انہیں یہ مقام حاصل ہو جاتا۔ اور وہ بھی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

دوسرا معیار یہ بیان ہوا تھا۔ کہ مامور کی دعویٰ ماموریت سے پہلے کی زندگی نہایت پاکیزہ اور مطہر ہو۔ اس کے ثبوت میں فرمایا۔ فقد لبثتُ فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون۔ میں ایک لمبا عرصہ تم میں رہا۔ کیا میری زندگی پر کوئی عیب لگا سکتے ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخالفین کو چیلنج دیا۔ اور کہا تم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے ؎

تیسرا معیار یہ بیان کیا تھا۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحیٌ یوحیٰ یعنی وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے۔ بلکہ اس کے علم کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہو۔ اس کے ثبوت میں فرمایا۔ لو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احدٍ عنہ حاجزین۔ اگر یہ ہم پر افترا باندھتا۔ تو ہم اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اسے کبھی کا ہلاک کر دیتے۔ مگر چونکہ یہ زندہ اور کامیابی کے ساتھ زندہ رہا۔ اس لئے یقیناً سمجھ لو۔ کہ یہ حقیقتاً میرا مامور اور مرسل ہے۔

چوتھے معیار یعنی کمالات علمی اور معجزات ادبی کے ثبوت میں فرمایا:۔

"وان کنتم فی ریبٍ مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ وادعوا شھداءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین" ؎

اگر تمہیں شبہ ہے۔ کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ انسان کی اپنی من گھڑت باتیں اور دماغی اختراع ہے۔ تو کوئی دماغی اختراع بے مثل کلام نہیں ہو سکتا۔ اور تم اس قرآن کی نظیر پیش کر کے دکھاؤ۔ نہ صرف اکیلے اکیلے بلکہ سب اکٹھے مل کر بھی کوشش کر دیکھو۔ تم یقیناً نامراد رہو گے۔ لیکن جب ایسا تم نہیں کر سکتے۔ تو اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

پانچویں معیار یعنی تعلق باللہ کے ثبوت میں فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ اگر تمہیں تڑپ ہے۔ کہ تم خدا کے پیارے بن جاؤ۔ اور اس کی محبت حاصل کر سکو۔ تو اس کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ اس رسول کی پیروی کرو۔ اس کی برکت سے خدا کی محبت تم پر نازل ہوگی۔ اور تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے

غرض ان پانچ معیاروں کے رو سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے دلائل بھی دیئے گئے۔ اب ہم ان معیاروں کے رو سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا اپنے دعویٰ پر کامل یقین

پہلا معیار یہ ہے۔ کہ مدعی نبوت کو خود اپنے دعویٰ پر کامل یقین ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس کامل یقین کا ثبوت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بھی دیا ہے قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یعنی آؤ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے۔ خدا اسے ہلاک اور تباہ و برباد کردے۔ یہ مباہلہ اس بات کا یقینی ثبوت ہوگا۔ کہ کس فریق کو اپنی سچائی پر کامل یقین ہے۔ اور کون دنیا کو محض لاف گزاف سے دھوکا اور فریب دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد بار اپنے مخالفین کو دعوت مباہلہ دی۔ آپ نے چیلنج دیئے۔ کہ آؤ۔ اگر سچائی معلوم کرنے کا شوق ہے۔ تو مجھ سے مباہلہ کرلو۔ اور خدا سے فیصلہ کرالو۔ اس پر اکثر کو تو سامنے آنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ اور اگر کسی کو اس کی اجل کھینچ کر لے آئی۔ تو وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔

پس آپ کا مخالفین کو دعوت مباہلہ دینا اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ آپ کو اس بات پر کامل یقین تھا۔ کہ آپ خدا کے مامور اور مرسل ہیں۔ علاوہ ازیں آپکو اس قدر یقین تھا۔ کہ آپ نے تحریر فرمایا :-

"میرے پاس یہ ذکر کرنا۔ کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث النفس نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے۔ کہ کیوں ممکن نہیں۔ کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اور زبان سے بولتے ہو۔ اور کانوں سے سنتے ہو۔ یہ غلط خیال ہے پس عزیزو تم سوچو اور سمجھ لو۔ کہ کیا وہ شخص جسکو معلوم ہے۔ کہ میں آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ اور کانوں کو بند کرنے سے پھر کچھ سن نہیں سکتا۔ اور زبان کے کاٹے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا۔ وہ ایسی منکرانہ جرح کی کچھ حقیقت نہیں سمجھیگا۔ یا شک میں پڑے گا کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ اور کان سے نہیں سنتا۔ اور زبان سے نہیں بولتا۔ سو اسی طرح میرا حال ہے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ وہ میری روحانی والدہ ہے۔ جس سے میں پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے۔ جو پہلے نہ تھا۔ اور ایک روح عطا کی ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچہ کی طرح اسکی گود میں پرورش پائی۔ اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچالیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بدذاتی نہیں ہوگی۔ کہ میں یہ کہوں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔ میں اس کو اسی طرح خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ میں زبان سے بولتا ہوں اور کانوں سے سنتا ہوں" (نزول المسیح صفحہ ۸۷)

پس ذاتی یقین اور معرفت بھی آپ کو حاصل تھا۔ اور جو لوگ آپ کی راہنمائی میں چلے۔ وہ بھی یقین اور معرفت کے مقام تک پہنچ گئے۔ چنانچہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ میں جس قدر فداکاری پائی جاتی ہے۔ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ بلکہ مخالفین تک اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی

دوسرا معیار یہ ہے۔ کہ مامور کی دعویٰ سے پہلی زندگی نہایت پاکیزہ اور مطہر ہو۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیلنج دیا۔ اور فرمایا :-

"کون تم میں ہے۔ جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

پھر مخالفین تک نے یہ اعتراف کیا۔ کہ آپ کی دعویٰ سے پہلی زندگی نہایت پاکیزہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی ایسے اشد معاند نے لکھا :-

"مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۱۹)

پھر لکھا :-

"اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے" (جلد ۷ صفحہ ۷)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا :-

"جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد) اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک مجھے مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷۔۱۸ سال کی تھی۔ تو میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔" (تاریخ مرزا صفحہ ۵۵)

مولوی سراج الدین احمد صاحب والد مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر "زمیندار" نے اپنے اخبار مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایک نوٹ میں لکھا۔ آپ ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء میں سیالکوٹ میں ایک منشی تھے۔ اور اس وقت آپکی عمر قریباً ۲۲۔۲۴ سال تھی۔ اور یہ کہ ہم اپنے ذاتی علم اور تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اپنی جوانی کے دنوں میں بھی وہ نہایت نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور اپنا سارا فرصت کا وقت مذہب کے مطالعہ میں خرچ کیا کرتے تھے۔

پس اس معیار کے رو سے بھی آپ کی صداقت ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود کا علمی معجزہ

پھر آپ نے اپنے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بکثرت اپنے الہامات شائع کئے۔ اور تیس سال تک شائع کرتے رہے۔ مگر لو تقول کے وعید کے نیچے نہ آئے۔ پھر خدا نے آپ کو علمی معجزہ بھی دیا۔ چنانچہ آپ نے عربی میں کتابیں لکھ کر عرب و عجم کے سامنے پیش کیں۔ مگر سب ان کی نظیر لانے سے عاجز رہ گئے۔

خادم اسلام جماعت کا مقام

پھر آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کردی۔ جو اپنی جان اور مال سے خدا کے دین کی تمام ممالک میں اشاعت کر رہی ہے۔ چنانچہ کئی سنجیدہ مسلمان اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ اگر آج کوئی جماعت صحابہ کی مانند اخلاص اور محبت سے دین حقہ کی اشاعت میں حصہ لے رہی ہے، تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا۔ لکھنؤ کے روزانہ اخبار ہمدم نے لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ میں خدمت دین کا وہی جوش نظر آتا ہے، جو صحابہ میں تھا۔ غیر مسلموں پر بھی جماعت احمدیہ کا بڑا رعب ہے۔ چنانچہ اخبار تیج نے ایک دفعہ لکھا :-

"یہ حقیقت ہے۔ کہ احمدیوں کا ہر ایک فرد بچہ۔ بوڑھا، جوان، مرد و عورت مبلغ ہے۔ اور وہ پرچار کو اپنی زندگی کا اولین و محبوب ترین فرض سمجھتے ہیں۔ اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ احمدی بچوں اور عورتوں میں اپنے مذہب کے پرچار کا ایسا جوش پایا جاتا ہے۔ کہ اس سے ہمارے بڑے بڑے پرچارک بھی محروم ہیں۔ طلباء کالجوں میں اپنے ہم جماعتوں اور استادوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ احمدی استاد طلباء پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ ڈاکٹر مریضوں کو اپنے مذہب کے اصول بتاتے ہیں۔ غرض کوئی احمدی بھی کسی وقت بھی اس فرض سے غافل نہیں رہتا" (۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

اسی طرح اخبار بندے ماترم لاہور ۸ ستمبر ۱۹۲۷ء نے بھی لکھا تھا

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی جدوجہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔ اگر ہماری غفلت کی یہی حالت رہی۔ تو مستقبل قریب میں یہی لوگ ہماری مکمل تباہی کے باعث ہونگے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ احمدی لوگ ہندو جاتی کے سب سے زیادہ خوفناک حریف ہیں۔ ہمیں ان کی طرف سے ہرگز غافل نہ رہنا چاہئے۔ اس ضروری بات کو پھر ایک دفعہ بیان کردینا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت ایک نہایت زبردست منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کی عورتیں ہی ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئیں ہیں"

پس جماعت احمدیہ اپنے مقدس امام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اسی سے اندازہ لگالو۔ جس کے پیرو اسقدر محبت دینی میں مخمور ہوں ان کا آقا کیسا بلند تر از وہم و گمان عشق الٰہیہ دل میں رکھنے والا ہوگا

تمدنِ اسلام

قیام امن کیلئے اسلام کے احکام

قیام امن کے لئے اسلام نے جو نہایت مفید اور زرّین اصول دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اس مضمون کی گزشتہ قسط میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ جن سے ناظرین نے اندازہ لگالیا ہوگا۔ کہ جھگڑا پیدا ہونے کی صورت میں اسلام نے کس خوبی کے ساتھ اسے مٹا دینے کا راستہ بتایا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر اس راستہ پر اقوام عالم گامزن ہوں۔ تو ہلاکت خیز اور تباہ کن جنگوں کا نام ونشان دنیا سے مٹ جائے۔ لیکن ان ہدایات کے علاوہ اسلام نے بعض ایسی ہدایات بھی دی ہیں۔ کہ جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے جھگڑے کا امکان بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگرچہ ترتیب مضمون کے لحاظ سے یہ حصہ پہلے آنا چاہیئے تھا۔ لیکن اب بھی اسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

باہم خونریزی کی پہلی وجہ

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حکومتوں کے باہم جھگڑے اور لڑائیاں جن وجوہات سے ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم وجہ دوسری سلطنت ومملکت پر طمع اور حرص کی نگاہ رکھنے یا دوسری سلطنت پر اپنی برتری ظاہر کر کے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش ہے۔ لیکن اسلام کا حکم ہے ولا تمدّن عینیك الی ما متعنا به ازواجًا منهم زهرة الحیوة الدنیا لنفتنهم فیه ورزق ربك خیر وابقیٰ۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تم ان منافع اور نعماء کی طرف جو ہم نے دوسری اقوام کو اس لئے دی ہیں۔ تا ان کے اعمال کی آزمائش کریں۔ اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھو۔ کیونکہ تمہارے رب نے جو کچھ تمہیں دیا ہے۔ وہی اچھا اور زیادہ دیر تک قائم رہنے والا ہے۔ یعنی وہ چیز جو تمہاری جائز ملکیت ہے۔ مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آ سکتی ہے۔ لیکن دوسروں پر ظلم یا تعدی کر کے حاصل کیا ہوا مال وغیرہ تمہیں کوئی نفع نہ دے سکیگا۔ اور نہ ہی قائم رہے گا۔

اب دیکھو۔ قیام امن کے لئے یہ اصل کس قدر مفید اور کتنا کارآمد ہے۔ اور اگر دنیا کی تمام اقوام اپنی اپنی جگہ پر اس اصل کو اپنا ماٹو بنا لیں۔ تو پھر باہمی جنگ وجدال کا امکان کس قدر کم ہو جاتا ہے۔

دنیا کے امن وامان کی تباہی کا دوسرا سبب

ایک اور سبب دنیا کے امن وامان کی بربادی کا مختلف اقوام کا باہمی عناد اور کینہ ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر ایک وقت ایک قوم کو دوسری سے جائز یا ناجائز طور پر کسی قسم کی تکلیف پہنچی ہے۔ یا کسی وجہ سے کوئی منافرت یا نفرت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ تو اس وقت تو کسی نہ کسی وجہ سے صلح کر لی جاتی ہے۔ اور معاملہ رفع دفع قرار دے دیا جاتا ہے۔ مگر بغض اور کینہ سے دل خالی نہیں ہوتے۔ اور نقصان پہنچانے کے لئے مناسب موقع کی انتظار کی جاتی ہے۔ اس دوران میں بھی عدل وانصاف اور دیانتداری کی تمام راہوں کو ترک کر کے نقصان رسانی کے آہستہ آہستہ خفیہ ذرائع جاری رکھے جاتے ہیں۔ آخر کسی معمولی سی بات کی آڑ میں نہایت تباہ کن جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اسلام اس طریق کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اور صاف الفاظ میں حکم دیتا ہے۔ کہ یاایها الذین اٰمنوا کونوا قوّامین لله شهداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا۔ اعدلوا هو اقرب للتقویٰ واتقوا الله ان الله خبیر بما تعملون ۰ یعنی اے مسلمانو۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنے تمام کاموں میں خدا تعالیٰ کی رضاء مدنظر رکھو۔ دنیا میں عدل وانصاف سے معاملہ کرو۔ اور محض اس وجہ سے کہ کسی قوم سے تمہیں عداوت یا دشمنی ہے۔ عدل وانصاف کا راستہ ترک نہ کر دو۔ تمہیں چاہیئے ہر حال میں عدل وانصاف کے اقتضاء کو پورا کرو۔ یہ بات تقویٰ کے عین مطابق ہے۔ اور خیال رکھو۔ کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ اس سے خبردار ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کے لئے بہترین تعلیم

غور فرمایئے۔ ایسے احکام کی موجودگی میں بین الاقوامی تعلقات کے خراب ہونے کے امکانات کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔ جو شخص کسی دوسرے کی چیز کو لالچ کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس طرح اُسے زبردستی اپنے قبضہ میں لانے کا خیال تک بھی دل میں نہیں لاتا۔ پھر جو اپنے لئے اس حکم کی پابندی ضروری خیال کرتا ہے۔ کہ دشمن کے معاملہ میں بھی عدل و انصاف کا راستہ ترک نہ کرے۔ اور ایک قوم کی کمزور یا خراب حالت سے فائدہ اٹھا کر کسی دیرینہ دشمنی کا انتقام لینے کا خیال تک بھی دل میں نہ لائے اس کے لئے کونسا موقع باقی رہ جاتا ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ دوسروں سے الجھتا پھرے۔

قیام امن کا ایک اور زرین اصل

پھر ایک اور نہایت قیمتی اصل بھی دنیا میں قیام امن کے لئے اسلام نے سکھایا ہے۔ ہر ایک شخص اپنے گرد وپیش کے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ دنیا میں جہاں ایسے شریف اور سمجھدار لوگ ہیں۔ جو اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر۔ اور دوسرے کی انصاف پروری اور امن پسندی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا احترام کرتے اور ہر ممکن طریقہ سے دوسروں کے حقوق کی پامالی سے مجتنب رہتے ہیں۔ وہاں ایسے پست فطرت اور ادنےٰ لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو دوسرے کی شرافت اور امن پسندی کو اس کی کمزوری اور بزدلی پر محمول کرتے ہیں اور اگر انہیں یہ علم ہو جائے۔ کہ فلاں شخص یا فلاں قوم ان کے مقابلہ کی استطاعت نہیں رکھتی۔ یا بدرجہ اتم اپنی امن پسندی کے باعث حتی الامکان جنگ سے بچنا چاہتی ہے۔ تو وہ خواہ مخواہ اسے تنگ کرنا اور اس کے حقوق پر غاصبانہ تصرف شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ بغیر مادی طاقت کے راہ راست پر نہیں لائے جا سکتے۔ اور دنیا کے اندر کسی قوم کا مدافعانہ اور خود حفاظتی انتظامات مکمل کئے بغیر زندہ رہنا ایسے کمینہ خصلت لوگوں کو خود بخود خونریزی اور غارتگری کی ترغیب کے مترادف ہوتا ہے۔ چونکہ ایسے لوگوں کے اندر خدا ترسی اور عدل وانصاف کے جذبات مُردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے دوسرے کی کمزوری انہیں ظلم پر آمادہ کر دیتی ہے۔ اور وہ نہایت بے باکی کے ساتھ فتنہ وفساد کی طرح ڈالدیتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے حکم دیا ہے۔ واعدّوا لهم ما استطعتم یعنی دشمنوں کو فتنہ وفساد سے باز رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم ان کے مقابلہ کے لئے ہمہ وجوہ تیار رہو۔ اور اپنے جنگی نظام میں کسی لحاظ سے بھی کمزوری نہ آنے دو۔ تمہاری یہ تیاری بھی دشمن کو خواہ مخواہ کی چھیڑ چھاڑ سے باز رکھے گی۔ تم مدافعت کے لئے پوری طرح تیار رہو۔ تا تمہاری کمزوری دوسروں کو جنگ کی تحریک نہ کرے۔

اسلام کی صلح جوئی

پھر اسلام کی امن پسندی کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ تعلیم دیتا ہے۔ اگر جنگ شروع ہو جائے۔ اور دوران جنگ میں متخاصم قوم کسی خفیہ پالیسی کے ماتحت یا اپنی کمزوری کو محسوس کر کے صلح کا پیغام دے۔ تو یہ فرض کر کے کہ اس کی یہ درخواست کسی خفیہ شرارت پر مبنی ہے۔ اور اس کا ظاہر و باطن ایک نہیں۔ صلح سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جب تک اس قوم کی کوئی شرارت علانیہ ظاہر نہ ہو جائے۔ اور صاف طور پر صلح کے پردے میں اس کی کوئی فتنہ پردازی دکھائی نہ دے۔ تم صلح سے انکار نہ کرو۔ بلکہ خواہ دوسری قوم کسقدر مغلوب کیوں نہ ہو چکی ہو۔ تم اس کی طرف سے صلح کی درخواست کو مت ٹھکراؤ۔ کیا اسلام کے سوا دنیا میں کوئی اور مذہب ہے۔ جس نے جنگ کے متعلق ایسی صلح کن تعلیم دی ہو؟ قطعًا نہیں۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبویہ اور احمدی جماعتیں

تعداد مطلوبہ جلسہ ہائے سیرۃ النبوی معہ اسماء مرکزی جماعت ہائے احمدیہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ ذمہ دار احباب نوٹ فرمالیں۔ اور ان جلسوں کے اہتمام کے لئے ابھی سے کوشش کریں۔ مومن کی ہر حالت پچھلی حالت سے بہتر ہوتی ہے۔ وہ ہر قدم پر آگے بڑھتا ہے۔ جو تعداد میں نے مرکزی جماعتوں کے لئے تجویز کی ہے۔ وہ میری توقعات سے بہت کم ہے۔ اور اگر معمولی سے عزم کے ساتھ تھوڑی سی بھی کوشش کی جائے۔ تو تین ہزار (۳۰۰۰) مقامات میں سیرۃ النبویہ کے جلسے کامیاب بنائے جا سکتے ہیں۔

یہ سال ہمارا تنظیمی ہے۔ سکرٹریان تبلیغ اور انصار اللہ اگر ہمت کریں۔ تو مجھے توی امید ہے۔ کہ تین ہزار (۳۰۰۰) مقامات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک شہری سبق لاکھوں انسانوں کے سامنے ہم پیش کر سکتے ہیں:۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

نقشہ مطلوبہ تعداد جلسہ ہائے سیرۃ النبوی

نام مرکزی انجمن	تعداد مطلوبہ جلسے	نام مرکزی انجمن	تعداد مطلوبہ جلسے
امرتسر	۳۰	گجرات	۴۰
انبالہ	۲۰	گورداسپور	۸۰
جھنگ	۳۰	گوڑگانواں	۱۰
جہلم	۳۰	لاہور	۳۰
جالندھر	۴۰	لائل پور	۴۰
دہلی	۱۵	لدھیانہ	۲۰
ڈیرہ غازی خان	۲۰	مظفرگڑھ	۲۵
راولپنڈی	۲۰	ملتان	۴۲
رہتک حصار	۲۰	منٹگمری	۳۰
سرگودھا	۴۰	میانوالی	۱۵
شیخوپورہ	۳۰	ہوشیارپور	۲۰
سیالکوٹ	۶۰	بہاولپور	۱۵
شملہ	۵	پٹیالہ جیند وغیرہ	۴۰
فیروزپور	۳۰	کشمیر	۲۰
[illegible]	۱۵	جموں	۱۵
[illegible]	۱۰	ڈلہوزی	۵
[illegible]	۱۵	چنبہ	۳
[illegible]	۲۵	کپورتھلہ	۵
سرحد	۲۰۰	مدراس	۱۵
یو۔ پی	۳۰۰	مالابار	۲۰
سی۔ پی	۵۰	حیدرآباد میسور	۲۰۰
بہار اڑیسہ	۶۰	بمبئی	۲۵
بنگال	۲۰۰	سندھ	۱۰۰
آسام	۱۰	راجپوتانہ	۲۰
برہما	۱۵	خاندیش	۵

میزان اندرون ہند = ۳۰۰۲

نام	تعداد	نام	تعداد
آسٹریلیا	۱۰	فلسطین وشام	۲۰
ایران وعراق	۲۰	امریکہ	۱۰
ایسٹ افریقہ	۱۵	لنڈن	۵
ویسٹ افریقہ	۲۰	سماٹرا، جاوا / حیفا	۴۰ / ۲

میزان بیرون ہند = ۱۵۲

چندہ خاص کے لئے انسپکٹروں کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک چندہ خاص میں ہی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ بڑی بڑی جماعتوں میں خاص خاص موزوں دوستوں کو مقرر کیا جائے۔ کہ وہ اس تحریک کے کامیاب بنانے کے لئے وعدوں کے لینے اور وصولی کا انتظام کریں۔ اس ارشاد پر میں نے ایک فہرست ایسی جماعتوں کی تیار کی ہے۔ جن کے لئے انسپکٹروں کی ضرورت تھی۔ اور یہ فہرست حضرت کے حضور میں پیش کرکے منظوری حاصل کرنے کے بعد ہر ایک جماعت اور اس کے انسپکٹر کو مناسب ہدایات اور کاغذات بھیجے۔ کہ وہ فوری کام شروع کر دیں۔ اس کی اطلاع دینے کے ایک ہفتہ بعد پھر انسپکٹروں کو یاد دہانی کرائی گئی۔ بعض احباب نے اپنا کام شروع کرکے مجھے مختصر رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ لیکن بیشتر حصہ ایسا ہے۔ کہ ان کی طرف سے کام شروع کرنے کی اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے انسپکٹروں کے نام اور ان کی جماعت کا نام ذیل میں شائع کرکے احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی متعلقہ جماعت میں تشریف لے جاکر اپنے کام کی مفصل رپورٹ ارسال فرمائیں۔ یہ بات میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ انسپکٹروں کا کام صرف عہدیداران کے تعاون کے ساتھ ہے۔ انہوں نے انتظام کرنا ہے۔ اور جو دوست شرح سے کم دینے والے ہوں۔ یا بالکل نادہندہ ہوں ان سے مل کر سمجھانا اور باشرح وعدہ لینا ہے۔ اس کے بعد انتظام مقررہ کی نگرانی۔ وصولی کا کام مقامی عہدیداروں کا ہے۔ اور فارم بعد تکمیل عہدیداران ہی بھجوائیں گے۔ پس مقامی عہدیدار انسپکٹروں کے آنے پر ان سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کریں۔ ذیل میں فہرست دی جاتی ہے:۔

نام جماعت	اسماء معائنہ کنندگان
قادیان	میر محمد اسحاق صاحب، سید ولی اللہ شاہ صاحب
لاہور	مولوی درد صاحب، مولوی فخر الدین صاحب ملتانی
سیالکوٹ	شیخ نیاز محمد صاحب
گوجرانوالہ	شیخ فضل احمد صاحب لاہور چھاؤنی
شیخوپورہ	مولابخش صاحب، شیخ عبدالرب صاحب لائلپور
لائل پور	حاکم دین صاحب وکیل شیخوپورہ
گجرات	مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم
کھاریاں	ملک برکت علی صاحب گجرات
لالہ موسیٰ	مولوی فضل احمد صاحب اے۔ جی۔ آئی کھاریاں
سرگودھا	ڈاکٹر منظور احمد صاحب میانوالی
بھیرہ	مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی
راولپنڈی	بابو شاہ عالم صاحب جہلم
نوشہرہ	- - - - - - - -
مردان	بابو غلام رسول صاحب وائس پریذیڈنٹ پشاور
جہلم	سید اعظم علی صاحب جج راولپنڈی
پشاور	غلام سید صاحب وکیل نوشہرہ، بابو محمد صادق صاحب
کوہاٹ	ڈاکٹر فتح دین صاحب
ڈیرہ غازی خان	فضل الرحمٰن صاحب، بابو محمد اکبر صاحب ملتان
منٹگمری	چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن
فیروزپور	محمد امیر صاحب لاہور
قصور	ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر
بنگہ	میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر
کریام ستروعہ	چوہدری بشارت علیخان صاحب پوسٹ ماسٹر نواں شہر
کپورتھلہ	بابو فضل الدین صاحب جالندھر چھاؤنی
پٹیالہ	شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ
سنور	منشی احمد الدین صاحب مالیر کوٹلہ
دہلی	خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ جج
شملہ	میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی۔ انبالہ
کوئٹہ	محمد الیاس صاحب مستونگ
شاہجہانپور	عبدالرشید صاحب پوسٹ ماسٹر لکھیم پور
لکھنؤ	بابو سردار خان صاحب، سیر کلاں حاجی صاحب
مونگھیر	ملک محمد اسمٰعیل صاحب مظفرپور
بھاگلپور	حکیم خلیل احمد صاحب، مولوی محمد ظریف صاحب
کلکتہ	مولوی مبارک علی صاحب ہیڈ ماسٹر
کٹک	سید ضیاء الحق صاحب سونگھڑہ
کیرنگ	مولوی عبدالستار صاحب، ماسٹر عبدالحمید صاحب کیرنگ
سکندرآباد	حکیم میر سعادت علی صاحب حیدرآباد دکن
حیدرآباد دکن	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب، وفاضل بھائی صاحب سکندرآباد

(ناظر بیت المال قادیان)

مسلمانانِ کشمیر پر مہاراجہ بہادر کے احسانات کی حقیقت

مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے حال ہی میں مسلمانوں کی چند معروضات کے جواب میں اپنی حکومت کے احسانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہم نے مالیہ اراضی میں معافی عطا کردی۔ قانون انتقال اراضی نافذ کیا۔ بندوبست کی میعادیں توسیع کردی۔ انجمن ہائے امداد باہمی قائم کیں زمینداره بنک کھولے۔ مسلمان طلبہ کو وظائف دیئے۔ بیگار موقوف کی۔ دور دراز علاقوں میں شفاخانے قائم کئے۔ قانون امداد زمینداران نافذ کیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب قوانین جاری کئے گئے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے کیا فائدہ ہوا۔ اور عمال حکومت نے ان قوانین پر کہاں تک عمل درآمد کرنے دیا۔

مالیہ کی معافی

(۱) مالیہ کی معافی ۱۹۸۱ بکری سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو اس سے ذرا بھر فائدہ نہیں پہنچا۔ کیونکہ غریب مسلمانوں کے ذمہ اس وقت کوئی بقایا نہ تھا۔ افسران مال کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ذمے ایک پائی بھی بقایا نہیں رہنے دیتے۔ اور وصولی کے وقت ان کے گھروں کو نیلام کر کے مالیہ وصول کر لیتے ہیں۔ البتہ ٹھاکر راجپوتوں کشمیری پنڈتوں اور ذیلداروں کے ذمے ہزارہا روپیہ بقایا چلا آتا تھا۔ کیونکہ وصولی کے وقت حکام مال نہ تو ان پر سختی کرتے ہیں۔ اور نہ ان کا مالیہ وصول ہوتا ہے۔ مسلمان کے پاس ایک پائی بھی نہیں رہنے دی جاتی۔

قانون انتقال اراضی اور میعاد بندوبست

(۲) قانون انتقال اراضی اور میعاد بندوبست میں توسیع کرنے سے بھی مسلمانوں کو قطعی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ اس مفروضہ رعایت کے پردہ میں ہندو افسر غریب مسلمانوں پر جو ظلم کر رہے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بندوبست کی میعاد میں وسعت کا یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ نرخ اجناس غیر معمولی طور پر گر گیا ہے۔ لیکن مالیہ کی تشخیص وہی قائم ہے۔ حکومت ہند نے تو مالیہ میں معقول تخفیف کردی ہے۔ لیکن حکومت کشمیر کو اس کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا۔ اور یہی مالیہ دوسرے بندوبست تک قائم و بحال رہے گا۔ جس سے مسلمان زمیندار بالکل تباہ ہو جائیں گے:

زمیندارہ بنکس

(۳) انجمن ہائے امداد باہمی اور زمیندارہ بنکوں کے اجراء سے مسلمان خوش تھے۔ لیکن ان کی بدقسمتی سے ان کی زمام بھی ہندوؤں اور پنڈتوں کے ہاتھ میں دیدی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ اگر کوئی زمیندار تھوڑا سا قرضہ بھی لے لیتا ہے۔ تو بنک کے کلرک زمیندار کے گھر کا قبالہ کرا لیتے ہیں۔ ان کی جائدادیں ضبط کر لیتے ہیں۔ ان کی عورتوں کی بےعزتی کرتے ہیں۔ رشوتیں ان سے لی جاتی ہیں۔ سفید کاغذوں پر ان کے انگوٹھے لگوائے جاتے ہیں۔ اور ان پر حکومت اور وزیر اعظم پر اعتماد اور رہنمایان قوم کی مذمت کے مضامین لکھکر مشہور کیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کو حکومت کے خلاف کوئی شکایت نہیں۔

تعلیمی وظائف

(۴) مسلمانوں کے وظائف میں توسیع کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کے وظائف اور ان کی آبادی کے تناسب کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ جو جو مظالم اس سلسلے میں ہو رہے ہیں۔ ان کی داستان سخت رقت انگیز ہے۔ اگر دس مسلمان اور دس ہندو امیدوار پیش ہوں گے۔ تو صرف ایک مسلمان منتخب کیا جاتا ہے۔ اور ہندو چار پانچ لے لئے جاتے ہیں۔ اگر پس ماندہ اقوام کی امداد کے لئے یہ وظائف دیئے جاتے۔ تو مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے زیادہ وظائف دیئے جانے ضروری تھے۔

بیگار

(۵) نام کو تو بیگار بند ہے۔ اور کتاب آئین پر لکھا ہے۔ کہ بیگار معاف کردی گئی۔ لیکن باوجود اس کے ہندو تحصیلدار نائب تحصیلدار وزیر وزارت اور دیگر افسران ریاست غریب اور بیکس مسلمانوں کو ابھی تک اسی لاٹھی سے ہانک رہے ہیں۔ اور وہ اسی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ جس میں اس حکم کے نفاذ سے پہلے مبتلا تھے۔ ان افسروں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ دربار کے احکام کے خلاف ایسا ظلم کیوں کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان شکایت بھی کرے۔ تو کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

شفاخانے

(۶) دور دراز مقامات پر شفاخانوں کی برکات سنکر ہر شخص حکومت کی رعایا پروری کی داد دیگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ تمام شفاخانوں میں ہندو اور پنڈت بھرے ہوئے ہیں۔ جو مسلمانوں کو دوائی بھی نہیں دیتے۔ اور اگر دیتے ہیں۔ تو دوائی کی بجائے رنگدار پانی حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور سرکاری ادویہ فروخت کر کے اپنے کام میں لاتے ہیں۔ حال ہی میں ایک پنڈت صاحب نے ایک مسلمان کو دوائی کی جگہ زہر دیدی۔ اور وہ اس جرم میں گرفتار بھی کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ بغیر کسی قسم کی سزا کے بری کر دیا گیا۔ سری نگر میں یہ حالت ہے۔ کہ مسلمانوں کو دوائی نہیں ملتی۔ اور عموماً انہیں کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ بازار سے خرید کرو۔ لیکن پنڈتوں اور ہندوؤں کو بڑی تعظیم سے بٹھایا جاتا اور ایک نسخہ کی جگہ دس نسخوں کی دوائی دیدی جاتی ہے۔

قانون امداد زمیندارہ

(۷) قانون امداد زمیندارہ کی سخت توہین ہو رہی ہے۔ رشوت کا بازار گرم ہے۔ ہندو جج ساہوکاروں کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتے۔ جو مقدمات پہلے دن دائر کئے گئے تھے ابھی تک معلق ہیں۔ جب حکومت کی طرف سے کوئی انصاف نہیں ہوتا۔ تو غریب زمیندار مجبور ہو کر ساہوکاروں کا رحم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دنیا جانتی ہے۔ کہ ان کا رحم کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر اپنے دل میں یہی سمجھتے ہوں کہ ان قوانین سے ان کی غریب رعایا کی حالت سدھر گئی ہوگی۔ لیکن جب تک ان محکموں میں مسلمان اہلکاروں اور افسروں کو بھرتی نہیں کیا جائیگا۔ یہ قوانین بھی ان کی تباہی اور بربادی کا موجب بنے رہیں گے۔ کیا مہاراجہ بہادر ان امور کی آزادانہ تحقیقات کرا کر یہ دریافت کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ ان کی غریب مسلمان رعایا کس مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور کیا وہ اپنی شکایات پیش کرنے میں حق بجانب ہے یا نہیں۔ (نامہ نگار)

مسلمانان اکھنور (جموں) پر ہندو پولیس کے مظالم

ریاست جموں و کشمیر کی موجودہ تحریک میں مسلم باشندگان قصبہ اکھنور ضلع جموں کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ باوجود بار بار زبانی و تحریری معروضات بخدمت حکام پیش کرنے کے ابتک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ جس سے مسلمانان اکھنور حیران ہو رہے ہیں۔ کہ یہ جور و ستم کب تک برداشت کرینگے۔ انکی معروضات یا تو حکام بالا دست کے پیش ہی نہیں کی گئیں۔ یا حکام نے ردی کی ٹوکری میں ڈالدی ہیں۔ مسلمانوں کی شکایات مشتے نمونہ از خروارے درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) ۹ ہر جیٹھ ۱۹۸۸ بکری کو سماج مندر میں آریہ اپدیشک نے تقریر

کانگرسی مسلمانوں کا افسوسناک رویہ

کانگرسی مسلمان ہندوؤں کے منت کش ہونے کی وجہ سے بالکل ہندوانہ ذہنیت اختیار کر چکے ہیں۔ اور ان کو مسلمانوں کا متحد ہو کر کوئی کام کرنا ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ جب کبھی وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کسی معاملہ پر متفق ہو گئے ہیں۔ تو ان کو اپنے ذاتی مفاد کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور وہ آرام نہیں لیتے جب تک کوئی اختلاف کی راہ نہ نکال لیں۔ چنانچہ کشمیر کے معاملہ میں کانگرسی مسلمانوں نے جو اپنے آپ کو احرار کہتے ہیں ایسا ہی کیا ہے۔ سری نگر کے خونچکاں واقعہ کے بعد جب کشمیر کے ۳۲ لاکھ فرزندان توحید کی المناک فریاد۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو پہنچی تو وہ تڑپ اٹھے۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک بڑے بڑے شہروں و قصبوں میں احتجاجی جلسے کئے گئے۔ اور ان مظالم کے تدارک کے لئے ہندوستان کے مقتدر رہنماؤں نے مل کر آل انڈیا مسلم کشمیر کمیٹی کا نظام قائم کیا۔ جس کے صدر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو بنایا۔ اور ان کی زیر ہدایت عملی کارروائی شروع کی گئی۔ ۱۴ راگست کا دن اس بات کے لئے مقرر کیا گیا۔ کہ اس روز ہر مقام پر جلوس نکالا جائے اور جلسہ کر کے ایسی قرار دادیں منظور کی جائیں۔ جن میں گورنمنٹ ہند۔ اور مہاراجہ صاحب کشمیر کو مظالم کشمیر کی طرف توجہ دلائی جائے اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ لیکن کانگرسی مسلمان یہ کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ تمام مسلمان کسی بات پر متفق ہو جائیں۔ انہوں نے ۱۴ راگست سے پیشتر ہی رسوائے ملت مولانا ظفر علی خاں کے ایما پر اختلاف کا پہلو نکال لیا۔ اور پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ احمدی اس معاملہ میں اس غرض سے شریک ہوئے ہیں۔ کہ دیگر مسلمانوں کو اپنے زیر اثر لا کر احمدی [illegible] ہیں۔ اور چند ہی دنوں میں اس تباہ کن پراپیگنڈا کا اثر [illegible] ہروں میں ظاہر ہونے لگا۔ مسلمانوں کی متحدہ کوشش [illegible] انتشار پیدا ہو گیا۔ اور ان جلسوں میں جو مظلومان کشمیر [illegible] میں کئے جاتے ہیں۔ بجائے کشمیر کے معاملات [illegible] کے احمدیت کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے۔ اور [illegible] لئے۔ کہ کہیں کانگرسی مسلمانوں کی لیڈری مخدوش [illegible] ۔ اور ان کی بجائے قوم کی باگ ڈور دوسرے [illegible] نہ چلی جائے ؎

کانگرسی مسلمانوں نے اپنے رویہ سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کو صرف اپنے پیٹ اور لیڈری کی فکر ہے۔ اور اپنی لیڈری کی خاطر انہیں قوم کے اتحاد کی بالکل پروا نہیں۔ قوم خواہ جہنم میں جائے۔ لیکن ان کی لیڈری پر حرف نہ آئے۔ اگر ان کو قوم کا درد ہوتا۔ تو وہ اس طرح اختلاف پیدا نہ کرتے۔ اور اگر کسی بات میں وہ کشمیر کمیٹی کے لائحہ عمل سے اتفاق نہ کر سکتے تھے۔ تو انہیں چاہئے تھا۔ وہ اپنا لائحہ عمل اختیار کرتے۔ لیکن دوسروں کی نیک نیتی پر حرف گیر ہو کر انہیں مطعون نہ کرتے۔ بلکہ انہیں اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے دیتے۔ اور خود اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کرتے۔ اور بے جا طعن و تشنیع کے مذموم فعل سے مسلمانوں میں اختلاف کی صورت پیدا نہ کرتے۔ لیکن وہ تو ہندوؤں کی صحبت میں رہ کر معمولی اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال شہر گوجرانوالہ کا حال کا ایک جلسہ ہے۔ جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر جس نے سنی ہے۔ وہ یہ کہے بغیر نہیں رہے گا۔ کہ سید صاحب نے اس روز شرم و حیا کو بالکل بالائے طاق رکھ دیا۔ اور امام جماعت احمدیہ کی نسبت ایسے کلمات کہے۔ جن پر شرافت آٹھ آٹھ آنسو رو رہی تھی۔ ہمیں مسلم قوم کے ایک لیڈر سے یہ توقع نہ تھی۔ کہ وہ معمولی اخلاق کو بھی خیرباد کہ دے گا۔ اور ایسا مسخر آمیز رویہ اختیار کرے گا۔ جس سے جلسہ گاہ تھیٹر کا ایک مذاقیہ نظارہ بن جائے۔ سید صاحب نے تو اپنے نسبتی رشتہ کا بھی کوئی خیال نہ کیا۔ اور اخلاق محمدی سے گر کر دوسروں کیلئے ہنسی کا موقع پیدا کیا سامعین حیران تھے۔ کہ جلسہ تو مظلومین کشمیر کی حمایت میں کیا گیا تھا۔ لیکن تختہ مشق امام جماعت احمدیہ بنے ہوئے ہیں ہر شریف انسان سید صاحب کی اس ناواجب حرکت پر افسوس کر رہا تھا۔ اور دعا کرتا تھا۔ کہ الٰہی مسلم قوم کو ایسے رہنماؤں سے بچا ؎

شاہ صاحب نے اس یاوہ گوئی سے سیر ہو کر چندہ کی اپیل کی اور فرمایا۔ چندہ کا ہضم کر جانا ان کے لئے مباح ہے۔ کیونکہ وہ قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ قوم کے ایسے ہی خادموں کی بد دیانتی کی وجہ سے لوگ چندہ دینے سے گریز کرتے ہیں۔ شاہ صاحب کا روزینہ کانگرس کی طرف سے بند ہوا۔ تو انہوں نے اس طرف کی ٹھانی۔ کہ غریب مسلمانوں کی جیبوں سے مال نکال کر پیٹ کے جہنم کو پُر کریں۔ مسلمانوں کو ایسے خود غرض انسانوں پر واضح کر دینا چاہئے۔ کہ قوم کو آپ جیسے پیٹ کے پجاریوں کی ضرورت نہیں۔ قوم کے پاس ہزاروں ایسے خادم موجود ہیں۔ جو مخلصانہ خدمت کرنے کو تیار ہیں۔ ان کی موجودگی میں شاہ صاحب جیسے انسانوں کو چاہئے کہ وہ ٹان نہ مان میں تیرا مہمان کی رٹ نہیں اور اپنا پیٹ پالنے کی کوئی اور تدبیر سوچیں۔ اور جو پہلے قوم کا روپیہ کھا چکے ہیں۔ اسے ہی ہضم کریں ؎

مسلمانوں کو چاہئے۔ ایسے اخلاق سے عاری اور نفس پرست لیڈروں کی بات پر کان نہ دھریں۔ اور آپس میں اتفاق اور اتحاد قائم کر کے کشمیر کے مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کی تجاویز اختیار کر کے دشمنان اسلام پر واضح کر دیں۔ کہ دنیا کے خواہ کسی کونے میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچے۔ دوسرے حصوں کے مسلمان ان کی تکلیف کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور ان کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں ؎

خاکسار

ڈاکٹر میر فقیر اللہ شیدا۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ ای گوجرانوالہ

چھوت کا بھوت

یہ وہ رسالہ ہے۔ جو جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے تارپیڈو کے نام سے دسمبر ۱۹۲۳ء میں شائع کیا تھا۔ اور بہت جلد نکل کیا گیا تھا۔ دوبارہ ۱۹۲۸ء میں چھپوایا۔ اس کا بھی کوئی نسخہ باقی نہ رہا۔ سہ بارہ ۱۹۲۹ء میں طبع ہوا۔ وہ بھی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ مگر اس کی مانگ روز بروز بڑھتی گئی۔ اس لئے اب چوتھی مرتبہ طبع کرایا گیا ہے اور اس کا نام چھوت کا بھوت رکھا ہے۔ اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندو جو مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ ان کا مذہبی نہیں۔ محض سیاسی طور پر مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے اور تمام قسم کی تجارت پر قبضہ کرنے کے لئے آٹھ سو سال ہوئے ایجاد کیا گیا۔ اس چھوت کے بھوت کی وجہ سے مسلمانوں کا نہ صرف اقتصادی نقصان ہوا۔ بلکہ مذہبی اخلاقی اور تبلیغی نقصان بھی اس قدر ہوا۔ کہ جس کی تلافی اب مشکل ہو گئی ہے۔ اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اب اپنے ان نقصانات کا کیا علاج کرنا چاہئے یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان کے ہاتھوں میں پہنچا دیا جائے اس لحاظ سے اس کی قیمت نہایت مناسب یعنی فی نسخہ تین آنہ رکھی گئی ہے اور تقسیم کرنیوالوں کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ نسخے اور دس روپیہ کے سو نسخے علاوہ محصول ڈاک مل سکتے ہیں۔ پتہ ذیل سے منگوائیں ؎

فاروق بک ایجنسی قادیان

شاہی حاذق طبیب مولوی حاجی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ بھیروی کے مجربات سے فائدہ حاصل کرو

میرے پاس وہی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو شاہی حکیم مولوی نور الدین صاحب کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں شفاء منجانب اللہ ہے۔ میرے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب مرحوم کی یہ رائے ہے۔

مَیں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں یعنی نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لیگا۔ تو اسکو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچیگا۔ الٰہی یہ میرا گمان سچ ہو آمین۔ نور الدین رض

مشتے نمونہ از خروارے

میرے مندرجہ ذیل مجربات سے اس وقت تک سینکڑوں لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اٹھا رہے ہیں۔ مگر ناواقف لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع بہم پہنچانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

سرمہ نور العین آنکھوں کے امراض کیلئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ آپ نے بہت سے سرمے دیکھے ہونگے لیکن اس کا ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد آپ سب کو بھول جاویں گے۔ اس وقت سینکڑوں ایسے اشخاص زندہ موجود ہیں۔ جو اس کے استعمال سے عینک لگانا ترک کر چکے ہیں۔ ککروں اور آنکھ کی تمام بیماریوں کا خاص علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ

نیلی گولی یہ گولی سوائے تپ دق کے ہر قسم کے بخار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کونین کا استعمال بخار کے لئے بہت مفید ہے۔ لیکن کونین بخار کی حالت میں حاملہ عورتوں میں۔ خرابی جگر والوں میں۔ اندرونی اورام والوں اور دیگر ایسے ہی امراض میں غیر مفید ہے۔ اور منع کرتے ہیں۔ مگر یہ گولی ہر حالت میں بغیر کسی خطرے کے مفید ہے۔ اور قبل از وقت دینے سے بخار ہرگز نہیں آتا۔ اور حالت بخار میں دینے سے اس کو فوراً اتار دیتی ہے۔ خصوصاً ملیریا میں تو اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۸/

کشتہ طلاء یعنی سونے کا کشتہ۔ برسوں کا تجربہ شدہ جو آج تک کسی مریض کے لئے بے اثر ثابت نہیں ہوا مقوی اعصاب دافع اختلاج قلب۔ مقوی اعضاء رئیسہ۔ خون صالح پیدا کرتا اور ناقص خون کو بدن سے زائل کرتا ہے یہ دوا خاص تجربہ شدہ نسخہ ہے جس کی قدر و قیمت ایک دفعہ استعمال کرنے سے پتہ لگ سکتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ استعمال کر کے دیکھو پھر پورا پتہ لگ سکتا ہے۔ قیمت فی خوراک ۸/

علاوہ ازیں ہر قسم کی امراض کی حقیقت مفصل آنے پر علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے ہر جواب کے لئے جوابی خط ہو ورنہ تعمیل نہ ہوگی محصولڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔ خاکسار

فضل الرحمن مفتی طبیب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک شریف خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی عمر سولہ سال کیلئے ایک شریف برسر روزگار یا صاحب جائداد احمدی مبائع رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:

شیخ عبد الحکیم احمدی
معرفت خانصاحب
ذوالفقار علی خاں
سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری
ریاست رامپور یو۔پی

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی نمونیہ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک۔ پتّے ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

ڈاکٹر محمد حسین احمدی
ایم ڈی ایچ ایس
بیری اکبر پور کانپور

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا خاندان بھی موتی سرمہ ہی پسند کرتا ہے

موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ حضرت حکیم الامۃ نور الدین رض کے صاحبزادگان موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامۃ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ ۸/ محصولڈاک علاوہ۔

امراض معدہ کا موسم

آج کل امراض معدہ کا موسم ہے۔ اور ان میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا "اکسیر معدہ" ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ قبض و اسہال۔ ریاح کے لئے تیر بہدف اور بہترین حفظ ماتقدم و کامیاب علاج ہے۔ ایڈیٹر صاحب فاروق اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے بعد از استعمال سے بہت پسند فرمایا۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا

جناب سید حبیب الرحمن صاحب احمدی عرف شاہ ابراہیم صاحب قادری جاگیردار ضلع ناندیڑ دکن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے آپ کی مرسلہ اکسیر البدن کو استعمال کیا حقیقتاً یہ بہترین چیز ہے اگرچہ میری عمر ۵۲ سال ہے۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر احباب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں۔

یقیناً اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جملہ دماغی اور جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کر کے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانے میں لاثانی ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو آپ کو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔

موسم برسات میں ملیریا کی عام شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ ظالم ملیریا جو انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ چنانچہ شیخ فخر الدین صاحب زمیندار کورائی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر البدن ملیریا میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی ایک شیشی اور بھیجئے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور ہاؤس ٹانگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— امیر احمد اور عبداللہ دو پنجابی نوجوانوں کو کلکتہ کے ایک کتب فروش کے قتل کے الزام میں جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تصویر شائع کر کے مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی تھی۔ پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔ جو ہائی کورٹ نے بھی بحال رکھی۔ اب چیف جسٹس نے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے ؛

— پشاور ۹ ستمبر۔ سر ایس۔ ای پیئرس چیف کمشنر شمال مغربی سرحدی صوبہ چہارشنبہ کی شام کو معہ لیڈی پیئرس کے نتھیا گلی میں گورنمنٹ ہوس کے قریب ایک پہاڑی کی پگڈنڈی پر ٹہل رہے تھے۔ کہ پاؤں پھسل گیا۔ اور تین چار سو فٹ گہری کھڈ میں گر پڑے۔ رات کے دس بجے بمشکل لاش نکالی گئی۔ کرنیل گریفتھ ریذیڈنٹ وزیرستان عارضی طور پر چیف کمشنر مقرر کئے گئے ہیں ؛

— اسمبلی کے ۱۰ ستمبر کے اجلاس میں سیٹھ عبداللہ ہارون کی زمینداروں کی ابتر حالت میں ان کے قرض کے التوا کی تجویز پیش ہوئی۔ تو حکومت کی طرف سے اس کی مخالفت کی گئی۔ اور اسے ناقابل عمل بتایا گیا۔ اس پر سیٹھ صاحب نے اپنی تجویز واپس لے لی ؛

— لاہور کی خفیہ پولیس نے ایک جدید سازش کا سراغ لگایا ہے۔ جس کے سلسلہ میں آٹھ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں ایک مسلمان بھی ہے ؛

— میسرز رنبیر سنگھ وغیرہ کی طرف سے سشن جج کے فیصلہ کے خلاف عنقریب ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے ؛

— گاندھی جی ۱۱ ستمبر مارسیلز پہنچے۔ بندرگاہ پر انہیں دیکھنے کیلئے بہت بڑا اجتماع تھا۔ گاندھی جی صرف لنگوٹی باندھے ہوئے اور چادر اوڑھے ہوئے ہجوم کے سامنے آئے۔ جب ہندوستانی طالب علموں نے تالیاں بجائیں۔ تو اس کے جواب میں گاندھی جی نے سر کے اوپر ہاتھ اٹھا کر تالی بجائی ؛

— امرتسر ۱۱ ستمبر۔ ڈسکہ کے مورچہ کے سلسلہ میں بڑا جوش پھیل رہا ہے۔ بہت سے سکھوں نے گوردوارہ کمیٹیوں کے عہدوں سے استعفے دے دیئے ہیں۔ اور جتھوں کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

— احمد آباد ۱۱ ستمبر۔ صوبہ اندھرا کے ایک مقام وینکٹا کے مزارعین نے نیلور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کے خلاف سول نافرمانی شروع کر دی ہے ؛

— ۱۰ ستمبر اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر فضل حسین نے کہا۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پشاور میونسپل کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۲۰ سے ۲۴ کر دی جائے جن میں ۱۷ منتخب ہونگے۔ ان میں سے ۱۳ نشستیں مسلمانوں کے حصہ آئیں گی ۳ ہندوؤں کے اور ایک سکھوں کے ؛

— لنڈن ۸ ستمبر قومی اخراجات کی تخفیف میں حصہ لینے کی غرض سے ملک معظم نے وزیراعظم کے نام یہ پیغام روانہ کیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت ہمارا ارادہ سول لسٹ کے اخراجات میں پچاس ہزار سٹرلنگ کی کمی کر دینے کا ہے۔ پرنس آف ویلز نے بھی وزیراعظم کو مطلع کیا ہے کہ وہ بھی اپنی آمدنی میں سے دس ہزار سٹرلنگ اس مطلب کے لئے دینے کو تیار ہیں ؛

— ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے جرمنی کو دو لاکھ ٹن گندم پہنچانے کا اجارہ لیا ہے۔ یہ غلہ آئندہ جنوری میں شروع ہو جائے گا ؛

— کلکتہ ۹ ستمبر۔ حکومت نے سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ کے متعلق بیان شائع کیا ہے۔ کہ اس فنڈ میں گیارہ لاکھ باون ہزار دو سو نوے روپے جمع کرنیکا ارادہ ہے اور اب تک دو لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو ساٹھ روپے مظلومین کو بطور امداد دیا جا چکا ہے۔ قرضہ عطا کرنے اور امدادی کام کھولنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؛

— لاہور ۹ ستمبر۔ سب ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا لڑکا جو منصوری سے آ رہا تھا۔ آج بمبئی میل میں بمقام سہارنپور سوار ہوتے ہوئے گولی سے ہلاک کر دیا گیا یہ نوجوان چلتی گاڑی میں جب کہ ڈبہ کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند تھیں سوار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتفاق سے اندر وہی لفٹیننٹ تھا جس پر پچھلے دنوں بھوساول کے قریب چلتی گاڑی میں حملہ کیا گیا تھا۔ اس نے قاتل سمجھ کر اسے پستول سے ہلاک کر دیا معلوم ہوا ہے۔ مقتول والدین کا اکلوتا لڑکا تھا ؛

— کوئٹہ ۱۰ ستمبر چمن سٹیشن کے نزدیک سرحد پار کے حملہ آوروں نے گولی چلائی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ایک شخص ہلاک ہوا ؛

— سری نگر ۱۰ ستمبر مولانا مظہر علی اظہر اور ان کی پارٹی کو جن حالات میں کشمیر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کے متعلق ریاست دربار کے ایک شائع شدہ نوٹ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا اپنے ساتھیوں سمیت کشمیر میں کسی قسم کی تحقیقات نہیں کر سکتے ؛

— ڈسکہ میں سکھ مورچہ کے خلاف ہندوؤں کی حفاظت کے لئے ہندو بھی اپنے جتھے بھیجنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں پہلا جتھہ ورگیانہ مندر امرتسر سے روانہ ہوگا۔ جتھے بندی کا کام آریہ سوراجیہ سبھا کے جنرل سیکرٹری ستیارتھی جی اور چوہدری ویدبرت کے سپرد کیا گیا ہے ؛

— کلکتہ ۹ ستمبر۔ ایسٹرن بنگال ریلوے کے سٹیشن ڈم ڈم پر ایک کانسٹیبل کو ایک قیدی نے جسے وہ تھانہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ قتل کر دیا۔ اس قیدی کو اس نے تھوڑی دیر قبل شرابی ہونے اور غل مچانے کی وجہ سے گرفتار کیا تھا۔ پہلے اس کے ساتھ ساتھ ایک ہیڈ کانسٹیبل بھی تھا۔ جب ہیڈ کانسٹیبل چلا گیا۔ تو ملزم نے ایک چاقو سے بغیر کسی تنبیہ کے حملہ کر دیا۔ کانسٹیبل وہیں جان بحق ہو گیا ؛

— سری نگر ۹ ستمبر۔ پنڈت کیشو بندھو ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور کو کل ایک تقریر کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس بناء پر ہندوؤں کا ایک بہت بڑا ہجوم جلوس کی شکل میں مہاراجہ صاحب بہادر کے محل کو گیا۔ اور اس قسم کی دھمکیاں دیں۔ کہ جب تک پنڈت مذکور کو رہا نہ کیا جائیگا۔ لوگ اسی جگہ بھوکے پیاسے پڑے رہینگے لیکن پولیس افسروں کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد ہجوم فوراً منتشر ہو گیا معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت کو رہا کر دیا گیا ؛

— لنڈن ۱۲ ستمبر۔ گاندھی جی معہ پارٹی آج فوک ٹون بندرگاہ پر پہنچے۔ بہت سے لوگ انہیں دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ وہاں سے موٹر پر سوار ہو کر لنڈن روانہ ہو گئے۔ ۴ بجے ان کی موٹر یوسٹن روڈ لنڈن میں پہنچ گئی اس وقت سخت بارش ہو رہی تھی۔ پیرس سے گذرتے ہوئے گاندھی جی نے اخباری نمائندوں کو یہ پیغام دیا۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت فرانس کی آزاد فضا میں سانس لے کر میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہوں۔ مارسیلز میں انہوں نے کہا۔ میں ناچیز گداگر ہوں۔ اس دنیا میں میری دولت۔ ایک چرخہ۔ جیل خانہ کی رکابیاں بکری کے دودھ کے برتن۔ چھ کھدر کی لنگوٹیاں اور تولیہ ہے ؛

— لنڈن ۹ ستمبر۔ لارڈ سانکی نے ایک جگہ گاندھی جی کو "مہاتما" لکھا تو کنسرویٹو ممبران کے خلاف ہو گئے ہیں ؛

— لنڈن ۹ ستمبر۔ فیڈرل سٹرکچر کمیٹی کے ممبروں کے ہاتھوں میں نہرو رپورٹ۔ سائمن رپورٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کی ڈسپیچ تقسیم کی جا رہی ہے۔ تاکہ وہ اس مضمون کا مطالعہ اچھی طرح کر سکیں ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛